اشاعت خاص

اہل حق کا شیوہ

حق کی طرف رجوع

فضیلۃ الشیخ ابو محمد امین اللہ پشاوری کا چند اہم فتاویٰ جات سے رجوع

- حق واضح ہو جانے کے بعد رجوع کرنا منہج اہل السنہ کا حسن ہے
- مسلم حکام و محکومین کی تکفیر کا مسئلہ
- مسلم ممالک میں جاری فسادات سے اعلان برأت
- گمراہ فکر کے حاملین کو انتباہ

پیشکش

الصادقین پبلیکیشنز

ٹرومنہج ڈاٹ کام

www.truemanhaj.com

انتباہ

کتاب ہذا، آن لائن کتاب ہے جو ویب سائٹ ٹرو منہج پر دی گئی ہے اس کتاب کو خصوصی طور پر انٹرنیٹ اور پرنٹ میڈیا پر رکھنے کے لئے مرتب کیا گیا ہے تاکہ اس کی نشرواشاعت ہوسکے چونکہ اس کتاب کو مفت آن لائن تقسیم کیا جارہا ہے لہٰذا اس کی ذاتی یا تبلیغی مقاصد کے لئے پرنٹ، فوٹو کاپی اور الیکٹرانک ذریعہ سے محض اس کے مندرجات نشر کرنے کی اجازت مرحمت کی جاتی ہے لیکن منافع کمانے کے لئے چھاپنے (پبلش کرنے) کی اجازت ہرگز نہیں الا یہ کہ اصل پبلشر سے پیشگی اجازت طلب کی جائے اور اس کی اجازت دے دی جائے۔

قارئین سے گزارش ہے کہ دستیاب وسائل بروئے کار لانے اور ممکنہ احتیاط برتنے کے باوجود انسانی کوتاہی کا امکان بہر حال موجود رہتا ہے چنانچہ کمپوزنگ یا سیٹنگ کے سلسلے میں تمام احتیاطی تدابیر کے باوجود بھی اگر کوئی کوتاہی سامنے آتی ہے تو ہم اللہ سے معافی کے طلبگار ہوں گے اور ان احباب کے حد درجہ ممنون و مشکور ہوں گے، جو ہمیں اس پر مطلع فرمائیں گے، تاکہ اس میں اصلاح ہوسکے۔ اللہ اسے ہر مسلمان کے لئے ذریعہ نجات بنائے۔ آمین!

والسلام

ٹرومنہج ڈاٹ کام

بسم اللہ الرحمن الرحیم

الحمد رب العالمین والصلوة والسلام علی رسول اللہ امابعد !

اللہ عزوجل قرآن مجید میں ارشاد فرماتے ہیں:

﴿ وَالَّذِينَ جَاهَدُوا فِينَا لَنَهْدِيَنَّهُمْ سُبُلَنَا وَإِنَّ اللَّهَ لَمَعَ الْمُحْسِنِينَ ﴾ [العنکبوت : 69]

"اور وہ لوگ جنہوں نے ہمارے بارے میں پوری کوشش کی ہم ضرور ہی انہیں اپنے راستے دکھادیں گے اور بلاشبہ اللہ یقیناً نیکی کرنے والوں کے ساتھ ہے۔"

الثمر المستطاب فی فقه السنة والکتاب فتاوی الدین الخالص کسی تعارف کا محتاج نہیں، اس کی اہمیت وافادیت سے کون واقف نہیں؟ میں اس کی جتنی بھی خوبیاں بیان کرنا چاہوں کم ہوں گی، اس کی سب سے بڑی خصوصیت اس کا آسان فہم ہونا ہے اس قدر سہل انداز اپنایا گیا ہے کہ ایک مبتدی (ابتدائی طالب علم) بھی اس سے استفادہ کر سکتا ہے اور کسی بھی مسئلہ کو اچھے طریقے سے سمجھ سکتا ہے۔ پورے پاکستان میں ہمیں اس فتاویٰ کی مثال نہیں ملتی۔

اس سے بھی بڑھ کر جب اس کتاب کو تصنیف کرنے والی ایک ایسی شخصیت ہو جو عرب و عجم میں متفق علیہ کی حیثیت رکھے، ہر دلعزیز ہو، خصوصاً پاکستان میں انہیں ایک خاص پزیرائی حاصل ہو تو ایسی صورت میں نور علی نور ہو جاتا ہے کہ اسے استاد العلماء الشیخ ابو محمد امین اللہ البشاوری حفظہ اللہ نے تصنیف کیا ہے۔ اللہ عزوجل سے دعا ہے کہ یا اللہ! ہمارے استاد محترم کی عمر اپنے فضل و رحمت سے دراز فرما اور ان کے علم و عمل میں مزید خیر و برکت عطا فرما۔ امین!

لیکن اس وقت مجھے بڑی پریشانی ہوتی جب الشیخ امین اللہ البشاوری حفظہ اللہ کے " فتاویٰ الدین الخالص " کا مطالعہ کیا جاتا تو جابجا خارجی و تکفیری سوچ کو پروان چڑھانے والوں کو کبھی "الشیخ" لکھا ہوتا، کبھی "أخونا" لکھا

www.truemanhaj.com

ہوتا، اور کبھی "رحمہ اللہ" لکھا ہوتا تو دل کو بڑی تکلیف ہوتی اور آہ بھری دعا نکلتی: یا اللہ! شیخ کا سینہ روشن فرما دے۔ امین!

شائدیہ اسی میلان کا ہی اثر تھا کہ جس طرح انہوں نے مسلم حکومتوں کو کھلم کھلا کافر قرار دیا حتی کہ سید قطب نے تو، جسے استاد محترم "الشیخ" کہتے ہیں اور "رحمہ اللہ" بھی لکھتے ہیں، اس نے حجاز (سعودی عرب) کو بھی دار الکفر قرار دیا اور یہ سبق دیا ہے کہ اس پر کفار کا قبضہ ہے تو ہم نے واپس لینا ہے۔ والعیاذ باللہ العظیم [1]

جب کبھی مجھے موقع ملتا تو میں ان کے پاس جاتا اور ان کو مطلع بھی کرتا رہتا کہ اللہ تبارک وتعالی شیخ کا سینہ مزید روشن فرمادے اور جو لوگ ہمارے شیخ کے فتاویٰ کو غلط استعمال کر رہے ہیں ان کا منہ بند کیا جاسکے۔

فبحمد اللہ تعالی وفضلہ وہ وقت آن پہنچا، اللہ نے انہیں ہمت وطاقت عطا فرمائی کہ الشیخ ابو محمد امین اللہ البشاوری نے علی وجہ البصیرۃ ایک رجوع نامہ تحریر فرمایا جسے آئندہ سطور میں آپ کے سامنے پیش کیا جائے گا۔ ان شاء اللہ

یہاں میں ایک بات آپ لوگوں کے گوش گزار کردوں کہ کچھ گمراہ فکر کے حاملین نے شیخ کے بعض مجمل فتاویٰ جات کو اپنے ٹیڑھی سوچ کو پروان چڑھانے کے لئے بطور دلیل استعمال کرنے کی کوشش کرتے ہیں اور اس کا سہارا لیتے ہیں تو ایسے لوگوں کو بھی میں خوشخبری سناتا جاؤں کہ شیخ نے ایسے لوگوں کو بھی مطلع فرمادیا ہے کہ ہمارے فتاویٰ میں کسی بھی مسلمان کی تکفیر معین نہیں ہے لہذا کسی بھی تکفیری وخارجی سوچ کے حامل کو ادھر جھانکنے کی ضرورت نہیں۔

---

[1]۔ سید قطب کی مزید حقیقت جاننے کے لئے الصادقین پبلیکیشنز کی کتاب "سید قطب کا عقیدہ ومنہج علماء سلف کی نظر میں" مطالعہ کیجیے۔

www.truemanhaj.com

اس سے پہلے کہ شیخ محترم کا رجوع نامہ پیش کیا جائے، فتاوی الدین الخالص سے اشارۃً چند وہ مقامات ذکر کیے جائیں گے جو شیخ کے رجوع کی زد میں آتے ہیں:

- جلد:8،ص:38

شیخ نے کہا :

أقول: وهنا نكتة لم تجر إليها حاجة في عصر الأئمة فلذا لم يذكرواها وأنا أذكرها إجمالا : وهي أن الكفار قد ينصرون المسلمين على أعدائهم لأن أعدائهم أعدائهم ، كما نصرت أمريكا المجاهدين في جهاد ((الروس)) بالأسلحة والأموال وكما تنصر باكستان بعض المجاهدين ضد أمريكا و الهند .

شیخ(ابو محمد) اپنا موقف بیان کرتے ہوئے کہتے ہیں کہ: " یہاں پر حکمرانوں کے بارے میں ایک ایسا نکتہ ہے جسے ان کے زمانے میں بیان کرنے کی ضرورت نہیں تھی اور اسی وجہ سے انہوں نے اسے بیان بھی نہیں کیا لیکن میں اسے اجمالاً بیان کیے دیتا ہوں: وہ یہ کہ کفار کبھی کبھی مسلمانوں کی اپنے دشمنوں کے خلاف مدد کرتے ہیں کیونکہ ان (مسلمانوں) کے دشمن ان (کفار) کے بھی دشمن ہوتے ہیں، جیسا کہ امریکا نے روس کے خلاف جہاد میں مجاہدین کی مدد کی، اسلحہ اور مالی تعاون کیا اور جس طرح پاکستان بعض مجاہدین کی امریکا اور ہندوستان کے خلاف مدد کرتا ہے۔"

اس عبارت میں ملک پاکستان کو جو کہ خداداد مملکت اسلامیہ ہے اسے کفار کی صف میں کھڑا کیا ہوا ہے۔

- جلد:9،ص:161

شیخ نے کہا(موجودہ طبع) :

فنجد أن كثيرا من الدول التى تدعى الإسلام قد وضعت قوانين تحمى الزنا والربا والخمر والميسر ، ولا تعاقب من يترك الواجبات كصلاة و صيام و زكاة و حج . ومع ذلك تتستر ببعض مظاهر

الإسلام وهى في حقيقة الأمر والواقع دار كفر وردة عن الإسلام . فنجد مصر ، فهل هذه دول إسلامية ؟ كلا و حاشا !

ہم دیکھتے ہیں کہ اکثر ایسے ممالک نے جو اسلام کا دعوی کرتے ہیں ایسے قوانین وضع کر رکھے ہیں جو زنیٰ، سود ، شراب اور جوا جیسے گناہوں کو حفاظت دیتے ہیں اور نہ ہی ایسے شخص کو سزا دی جاتی ہے جو واجبات کو ترک کرتا ہے جیسا کہ نماز، روزہ، زکوٰۃ اور حج ہے، اور اس کے ساتھ ساتھ بعض مظاہر الاسلام کو بھی چھپاتے ہیں حالانکہ حقیقت الامر یہی ہے کہ یہ ممالک دار الکفر اور اسلام سے مرتد ہو چکے ہیں۔ ہم مملکت مصر کے دیکھتے ہیں تو کیا یہ اسلامی ممالک ہیں؟ کلا و حاشا!

اس عبارت کے آخر میں کچھ محذوف ہے جو کہ اصل نسخہ میں موجود ہے، جو کہ یوں ہے:

فنجد مصر والعراق كذالك ، أقول و دولتنا كذالك .

فهل هذه دول إسلامية ؟ كلا و حاشا !

"ہم مملکت مصر اور عراق کو اسی طرح دیکھتے ہیں، میں کہتا ہوں: اور ہمارا ملک (پاکستان) بھی اسی طرح ہے۔ تو کیا یہ اسلامی ممالک ہیں؟ کلا وحاشا!"

اس عبارت میں بالکل واضح ہے کہ اسلامی ممالک کو کہاں کھڑا کیا ہوا ہے۔

- جلد:9ص:326

اس صفحہ پر سائل کے سوال میں کچھ ردوبدل کیا ہوا ہے، وہ کچھ یوں ہے کہ سائل نے آئی ایس آئی سے مجاہدین کی مدد لینے کے بارے میں سوال پوچھا، تو اصل عبارت کچھ یوں ہے جو کہ بعد والے نسخے میں حذف کر دی گئی ہے:

وسئل مرارا عن قول بعض الناس : أن المجاهدين اليوم في عصرنا هذا غالبا يستعينون بـ (ISI) (آئی، ایس، آئی) وتنتفع هذه الشبكة بالمجاهدين كثيرا

اور بعد والے نسخہ میں جسے اب بھی طبعۃ الاولی ہی لکھا گیا، آئی ایس آئی کے نام کو جو کہ پاکستان کے ایک خفیہ ادارے کا نام ہے، الشبكات غير الاسلامية کے ساتھ بدل دیا گیا ہے۔ اور یوں لکھا ہے:

أن المجاهدين اليوم في عصرنا هذا غالبا يستعينون بالشبكات غير الاسلامية

پھر اسی صفحہ پر اسی سوال کے جواب میں شیخ نے یوں کہا جو کہ ابھی تک موجود ہے:

فإنه ما من جهاد إلا ولبعض الكافرين فيه نفع ، كما أن (جهاد الروس) كان نافعا (لأمريكا) وجهاد (أمريكا) الآن نافعا (للصين وباكستان) .

"معاملہ اس طرح ہے کہ کوئی بھی ایسا جہاد نہیں ہے کہ بعض کفار کو اس سے فائدہ نہ ہوا ہو جیسا کہ روس کے خلاف جہاد امریکا کے فائدہ میں تھا اور امریکا کے خلاف جہاد پاکستان اور چین کے لئے نفع مند ہے۔"

اسی طرح اسی سوال کے جواب میں اگلے صفحہ پر بھی کچھ ردوبدل کیا گیا ہے جس کی اصل عبارت یوں ہے:

والمقصود هنا : . . . . . أن جهاد المسلمين اليوم كله في سبيل (آئی، ایس، آئی)

"یہاں پر مرادو مقصود: یہ ہے کہ یقیناً موجودہ سارا جہاد آئی ایس آئی کے لیے ہے۔"

اور جدید طبع والے نسخہ، جس پر پھر سے طبعۃ الاولی ہی لکھا گیا، اس کی عبارت کچھ یوں ہے:

والمقصود هنا : . . . . . أن جهاد المسلمين اليوم كله في سبيل الشبكات الكافرة

"یہاں پر مرادو مقصود: یہ ہے کہ یقیناً موجودہ سارا جہاد کفریہ اداروں کے لیے ہے۔"

اب ان عبارتوں سے آپ کاتب کا سابقہ موقف بخوبی سمجھ گئے ہوں گے کہ پہلے غیر اسلامی پھر امریکا اور چین کے مثل اور پھر کفار بھی کہہ دیا۔

- اسی طرح ص:229

شیخ نے کہا:

قال فإنه ما من جهاد في سبيل الله غالبا إلا وينتفع به بعض الكفار والمنافقين ....

ثم قال : وقتال المجاهدين اليوم ضد أمريكا نافعا لباكستان والصين وغيرهما من البلاد .

"یقیناً ایسا کوئی جہاد نہیں کہ جس میں کچھ کفار اور منافقین فائدہ حاصل نہ کرتے ہوں۔ (پھر اس کی تاریخی مثالیں ذکر کرتے ہوئے کہا) موجودہ دور میں مجاہدین کا امریکا کے خلاف قتال کرنا پاکستان، چین اور دوسرے کئی ممالک کے لئے فائدہ مند ہے۔"

یعنی یہ مثال دے کر واضح کر دیا کہ ان کفار اور منافقین کو موجودہ زمانے میں مجاہدین کے جہاد و قتال سے فائدہ ہو رہا ہے۔ اور اس میں بھی واضح طور پر پاکستان کا ذکر بھی انہی ممالک میں آپ کے سامنے ہے۔

یہ مقامات ذکر کرنے کا صرف ایک ہی مقصد ہے کہ ان سب کے بعد، الشیخ ابو محمد امین اللہ الپشاوری حفظہ اللہ نے اپنے سابقہ ایسے موقف سے رجوع نامہ تحریر فرما دیا ہے۔ اور یہ واضح کر دیا ہے کہ ہمارے فتاوی کا غلط سوچ کو پروان چڑھانے کے لئے استعمال نہیں کیا جا سکتا۔ اور یہی ہمارے سلف صالحینِ امت، اہل السنۃ والجماعۃ کا طریقہ کار تھا کہ جب ان سے کوئی فتوی قرآن سنت کے منافی بیان ہو جاتا ہو تا تو وہ حقیقت واضح ہو جانے پر اپنے اس فتویٰ سے رجوع فرما لیتے جس کی شیخ صاحب نے اپنی تحریر کے شروع میں مثالیں ذکر کی ہیں۔

اب الشیخ امین اللہ الپشاوری حفظہ اللہ کا رجوع نامہ پیش کیا جاتا ہے جو انہوں نے 26 ذی القعدہ 1434ھ بمطابق 02 اکتوبر 2013ء تحریر کیا تھا۔

خادم جماعت اہلحدیث حضرو اٹک

الشیخ ابو حنظلہ عدنان حفظہ اللہ

www.truemanhaj.com

بسم الله الرحمن الرحيم

فتوى فى تراجع العلماء رحمهم الله عن بعض فتاويهم

سؤال : لم يفتي بعض العلماء بفتوىً ثم يتراجع عنها ؟

الجواب : الحمد لله والصلاة والسلام على رسوله محمد وآله وصحبه أجمعين.

أمـا بعد : فإن الله تعالى فرض على أهل الإيمان اتباع الحق أين كان ومتى وجدوه. وحرم عليهم التمادى فى الباطل بـعـد مـا عـلموه. ولذلك كان من عادة النبى ﷺ وأصحابه والعلماء من أهل السنة إذا اجتهدوا ثم أظهر لهم الخطأ فى اجتهـادهـم تراجعوا عنه، وأفتوا بما يوافق الحق، ولم يبالوا بملام الناس. وهذا هو الواجب على مسلم يخاف الله تعالى والدار الآخرة.

أمثلة التراجعات :

١ - رأى الـنبـى ﷺ الأنـصـار يـلقحون التمر والنخل فقال : [لو لم تفعلوا كان خيرا لكم فنقصت التمر، فقال النبى ﷺ : أنتم أعلم بأمور دنياكم].

وهذا معنى الحديث الذى رواه مسلم فى صحيحه، وهو فى المشكاة.

فقد رجع النبى ﷺ عن اجتهاده.

٢ - وأذن لأخت أبى سعيد الخدرى رضى الله عنه فى النقلة من بيت زوجها، لما مات ثم أمرها بعد ما خرجت بأن تمكث فى بيته إلى انقضاء العدة. [المشكاة باب العدة].

٣ - ورجع عمر الفاروق رضى الله عنه عن عدة مسائل، كما فى إحكام الأحكام لابن حزم.

٤ - ورجع ابن مسعود رضى الله عنه عن فتوى فى جواز المتعة، ثم حرمها كما فى القرطبى فى سورة المؤمنون.

٥ - ورجـع زيـد بـن ثابت رضى الله عنه إلى فتوى ابن عباس فى مسألة طواف الوداع للحائض، كما رواه البخارى رحمه الله فى صحيحه.

٦ - ورجع ابن عباس رضى الله عنهما إلى فتوى أبى هريرة فى مسألة العدة بأبعد الأجلين. كما رواه البخارى.

٧ - ورجع الإمام أبو حنيفة رحمه الله إلى قول الصاحبين فى مسائل كثيرة.

٨ - وكذلك الشافعى رحمه الله له قول قديم وجديد فى فقه الشافعى.

٩ - وأمثلة ذلك خارجة عن الحصر.

١٠ - ولقد تراجع الأشعرى رحمه الله وشيخ الإسلام ابن تيمية رحمه الله والإمام الذهبى عن مسألة التكفير.

www.truemanhaj.com

فقد روى الذهبى فى السير (١٥/٨٨) قال الذهبى: رأيت للأشعرى كلمة أعجبتنى، وهى ثابتة رواها البيهقى، سمعت أبا حازم العبدرى زاهر بن أحمد السرخسى يقول: لما قرب حضور أجل أبى الحسن الأشعرى فى دارى ببغداد دعانى فأتيته، فقال: اشهد على أنى لا أكفّر أحدًا من أهل القبلة، لأن الكل يشيرون إلى معبود واحد، وإنما هذه كله اختلاف العبارات.

قلت (الذهبى): بنحو هذا أدِينُ. وكذا كان شيخنا ابن تيمية فى أواخر أيامه، يقول: أنا **لا أُكَفِّرُ** أحدًا من الأمة ويقول: قال النبى ﷺ: [لا يحافظ على الوضوء إلا مؤمن] فمن لازم الصلوات بوضوء فهو مسلم.

وقال الذهبى: وبلغنا أن أبا الحسن تاب وصعد منبر البصرة، وقال: إنى كنت أقول بخلق القرآن، وأنَّ الله لا يُرىٰ بالأبصار، وأن الشرَّ فِعلِيٌّ ليس بقدرىّ، وإنى تائبٌ مُعْتقِدُ الردِّ على المعتزلة.

أقول: ونحن **لا نكفر** أحدًا من المسلمين الذى يقول: [**لا إله إلا الله، محمد رسول الله**]. ولم يأت بكفر بواح فيه برهان من الله.

كما قال النبى ﷺ [إلا أن تروا كفرا بواحا عندكم فيه برهان من الله].

والذين يكفرون المسلمين بالظنون أو بالشبهات أو بالتسلسلات أو التأويلات: فنحن **برآء** عنهم. ونحن **لانُكَفِّرُ** المسلمين حُكّامًا كانوا أو عَوامًا، علماءً كانوا أو غير علماء.

فمن استدل بكلامنا بعد هذا فى تكفير المسلمين فهو كاذب ومفترٍ عليَّ.

وأنا أستغفر الله تعالى وأتوب إليه إن كان صدر تكفير المسلمين منى على خطأ، فإنى لم أتعمد ذلك. وليس فى فتاوينا تكفيرُ أىّ مُسلمٍ. ولله الحمد !!

هذا ما أقوله. والله على كل شئ شهيد.

وأنا أقول: إن المسلم يجب عليه أن يحتاط فى مسألة التكفير، فإنها خطيرة. والعوام الذين لاعلم عندهم يجب عليهم الكفُّ من هذه المسألة.

وصلى الله على نبينا محمد وآله وصحبه أجمعين.

وكتبه:

أبو محمد أمين الله البشاورى

١٤٣٤/١١/٢٦هـ

دار الافتاء

الجامعة تعليم القرآن والسنة
گنج گیٹ پشاور/پاکستان

www.truemanhaj.com

علماء کا کسی فتوے سے رجوع کرلینا

سوال: کچھ علماء ایک فتوی دے کر بعد میں اس سے رجوع کیوں کر لیتے ہیں ؟

الجواب:

الحمد رب العالمین والصلوة والسلام علی رسوله محمد وآله وصحبه اجمعین . . . امابعد !

اللہ تعالی نے اہل ایمان پر حق کی پیروی فرض قرار دی ہے خواہ وہ حق کہیں سے بھی اور جب بھی ملے اور باطل کے آشکارہ ہو جانے پر، اسی پر جمے رہنے کو حرام قرار دیا ہے۔ اسی بناء پر نبی کریم ﷺ، صحابہ کرام رضوان اللہ علیہم اجمعین اور علماء سنت کا یہ شیوہ تھا کہ اپنی اجتہادی خطاء ظاہر ہونے پر وہ اس سے رجوع کر لیا کرتے تھے اور حق کے مطابق دوبارہ فتویٰ دیتے اور ان پر انہیں لوگوں کی ملامت کی کوئی پرواہ نہیں ہوتی تھی، لہذا اللہ اور آخرت کا خوف رکھنے والے ہر مسلمان پر یہی فرض ہے۔

رجوع کی مثالیں:

- نبی کریم ﷺ نے انصار مدینہ کو کھجور کی پیوند کرتے دیکھا تو فرمایا: "تم اگر ایسا نہ کرو تو بہتر ہو گا پھر جب کھجور کی پیداوار کم ہو گئی تو فرمایا: تم اپنے دنیاوی معاملات کو مجھ سے زیادہ جانتے ہو۔"
  صحیح مسلم کی اس روایت سے صاف ظاہر ہوتا ہے کہ نبی ﷺ نے اپنے اجتہاد سے رجوع کیا۔
- آپ ﷺ نے حضرت ابو سعید خدری رضی اللہ عنہ کی بہن کو اس کے خاوند کی وفات پر، عدت گزارنے کے لئے نقل مکانی کی اجازت دی پھر دوبارہ اسے واپس جا کر اپنے خاوند کے گھر میں ہی عدت گزارنے کا حکم ارشاد فرمایا۔ (مشکوۃ باب العدۃ)

www.truemanhaj.com

- حضرت عمر رضی اللہ عنہ نے کئی ایک مسائل میں اپنے سابقہ قول سے رجوع فرمایا جیسا کہ ابن حزمؒ کی کتاب احکام الاحکام میں مذکور ہے۔
- حضرت عبد اللہ بن مسعود رضی اللہ عنہ نے جوازِ متعہ کے اپنے مشہور فتویٰ سے رجوع فرمایا جیسا کہ امام قرطبیؒ نے سورۃ المومنون کی تفسیر میں ذکر کیا ہے۔
- حضرت زید بن ثابت رضی اللہ عنہ نے حائضہ کے لئے طوافِ وداع کی مسئلے میں (اپنے قول سے) حضرت عبد اللہ بن عباس رضی اللہ عنہما کے فتوے کی طرف رجوع کیا۔ (صحیح بخاری)
- حضرت عبد اللہ بن عباس رضی اللہ عنہما نے حاملہ بیوہ کی عدت کے مسئلے میں اپنا موقف چھوڑ کر حضرت ابوہریرہ رضی اللہ عنہ کے فتوے کی طرف رجوع کیا۔ (صحیح بخاری)
- امام ابو حنیفہ نے بہت سے مسائل میں اپنا قول ترک کرکے اپنے دونوں شاگردوں کا فتویٰ قبول کیا۔
- اسی طرح فقہِ شافعی میں بکثرت امام شافعیؒ کے ایسے اقوال ملتے ہیں جن میں ایک قول قدیم اور دوسرا قول جدید ہے جس کا معنی ہے کہ انہوں نے اپنا قدیم فتویٰ ترک کرکے نیا فتویٰ جاری کیا ہے۔

  اس قسم کی مثالیں بے شمار ہیں۔
- متاخرین علماء میں سے امام ابو الحسن اشعری اور ابن تیمیہؒ نے بھی مسئلہ تکفیر میں اپنے سابقہ مذہب سے رجوع کیا تھا۔

امام ذہبیؒ نے "السیر" (15 / 88) میں امام بیہقیؒ کے حوالے سے بیان کیا ہے کہ ابو حازم زاہد بن احمد سرخسی فرماتے ہیں: امام اشعریؒ بغداد میں واقع میرے گھر میں جب فوت ہونے لگے تو انہوں نے مجھے بلوایا اور فرمایا: "گواہ رہنا کہ میں نے اہلِ قبلہ میں سے کسی کو کافر نہیں کہتا کیونکہ سب لوگ ایک ہی معبود کو مانتے ہیں اور (بظاہر نظر آنے والے اختلاف) صرف تعبیرات کے فرق کی وجہ سے ہے۔

میں (ذہبی) کہتا ہوں: میرا بھی یہی مسلک ہے اور اسی طرح ہمارے استاد ابن تیمیہؒ نے بھی اپنی زندگی کے آخری ایّام میں فرمایا تھا کہ: "میں امت میں سے کسی کو کافر نہیں کہتا کیونکہ آپ ﷺ نے فرمایا: [صرف مؤمن ہی وضوء کی حفاظت کرتا ہے۔] لہٰذا جو بھی وضوء کے ساتھ نمازوں کی پابندی کرتا ہے وہ مسلمان ہے۔"

امام ذہبیؒ مزید فرماتے ہیں: ہمیں خبر پہنچی کہ ابو الحسن اشعریؒ نے اپنے سابقہ موقف سے رجوع کیا اور بصرہ (کی مسجد) کے منبر پر چڑھے اور فرمایا: "میں قرآن کے مخلوق ہونے، (روزِ قیامت) اللہ تعالیٰ کی زیارت نہ ہونے اور شَر کے قدری ہونے کی بجائے فعلی ہونے کا عقیدہ رکھتا تھا، اب میں ان سب عقائد سے توبہ کرتا ہوں اور (ان عقائد کے حامل) معتزلہ کی تردید کرتا ہوں۔

میں (ابو محمد) بھی کہتا ہوں: ہم بھی اہل اسلام میں سے کسی کو کافر قرار نہیں دیتے جو " لا الہ الا اللہ محمد رسول اللہ " کا اقرار کرتا ہو اور کسی اعلانیہ کفر کا ارتکاب نہ کرے جس (کے کفر ہونے) کی کھلی دلیل اللہ کی طرف سے موجود ہو، جیسا کہ رسول اللہ ﷺ نے فرمایا: "(حکمران کی اطاعت کرنا) الاّیہ کہ تمہیں (ان کا) ایسا اعلانیہ کفر نظر آجائے جس پر اللہ کی طرف سے کھلی دلیل موجود ہو۔

جو لوگ محض گمانات، شبہات یا تاویلات کی بناء پر اہل اسلام کی تکفیر کرتے ہیں، ہم ان سے بری الذمہ اور بیزار ہیں اور ہم اہل اسلام میں سے حکام اور عوام اور علماء، جہلاء، کسی کی بھی قطعاً تکفیر نہیں کرتے۔ ہماری اس وضاحت کے بعد، جو کوئی بھی ہماری سابقہ تحریرات سے استدلال کرتے ہوئے اہل اسلام کو کافر کہے تو وہ جھوٹا اور افتراء پرداز ہو گا۔

اور میں اس بات پر اللہ سے استغفار کرتا ہوں اور تائب ہوتا ہوں کہ ماضی میں اگر مجھ سے مسلمانوں کی تکفیر ہوئی ہو تو وہ جان بوجھ کر نہیں، بر بناء خطاء ہے اور ہمارے فتاویٰ میں کسی مسلمان کی تکفیر موجود نہیں۔ وللہ الحمد !!

میں کہتا ہوں: یقینا مسلمان پر واجب ہے کہ مسئلہ تکفیر میں بہت احتیاط سے کام لے کہ یہ بہت خطرناک معاملہ ہے، خصوصاً عوام کو اس سے بہت زیادہ بچنا چاہیے کیونکہ ان کے پاس واجبی علم موجود نہیں ہوتا۔ میں اپنی بات اسی پر ختم کرتا ہوں اور اللہ ہر چیز پر گواہ ہے۔

وصلى الله على نبينا محمد وآله وصحبه اجمعين

مترجم

الشیخ ابو سعد حفظہ اللہ

www.truemanhaj.com